سوال

(20) شیطان غیر مقلد ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مولوی مرتضیٰ حسن نے العدل مجریہ 7 ستمبر 1927ء میں لکھا ہے کہ

''قول خدا اور حدیث رسول ﷺ حکم ہے۔ حکم اور ہوتا ہے اور دلیل اور۔ آدم کو سجدہ کرو۔ یہ حکم اپنے نفس کے لیے دلیل نہیں ہوسکتا جو اس حکم کے واجب التعمیل ہونے کے لیے دلیل ہے وہ یہاں مذکور نہیں۔ اس وجہ سے اس قول کو (جس کے ساتھ واجب التسلیم ہونے کی دلیل ذکر نہیں کی گئی) بلا دلیل تسلیم کرنا تقلید ہے۔ اور شیطان نے اس حکم کو بلا دلیل نہ مانا۔ غیر مقلد ہو کر کافر و مرتد ہوگیا۔'' ان کا یہ لکھنا کس حد تک درست ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شیطان چونکہ بحکم آیتہ کریمہ

''أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ'' (الآیۃ)

اپنی ہَوا کا مقلد ہے۔

اور مولوی مرتضیٰ حسن صاحب کو شیطان کا مقلدین کے ساتھ ہونا ناگوار معلوم ہوا۔ اس لیے انہوں نے اس کے غیر مقلد بنانے کی کوشش کی۔ جس کی صورت انہوں نے یہ اختیار کی کہ تقلید کا معنی بدل دیا۔ یعنی یوں کہا کہ اس قول کو جس کے ساتھ واجب التسلیم ہونے کی دلیل ذکر نہیں کی گئی۔ بلا دلیل تسلیم کرنا تقلید ہے۔ حالانکہ تقلید کا یہ معنی آج تک کسی نے نہیں کیا۔ یعنی تقلید کی تعریف میں یہ کسی نے شرط نہیں کی کہ قول کے ساتھ اس کے واجب التسلیم ہونے کی دلیل ذکر نہ ہو۔ بلکہ اگر قول کے ساتھ دلیل ذکر ہو مگر وہ سمجھ میں نہ آئے اور اس حالت میں اس قول کو بغیر معرفت دلیل کے تسلیم کرلیا جائے تو فقہاء کی تعریف کے مطابق یہ تقلید ہوگی۔ کیونکہ فقہاء کے نزدیک تقلید یہ ہے کہ معرفت دلیل کے کسی قول کا لینا۔ اور اگر دلیل ذکر

نہ ہو مگر قول سنتے ہی دلیل کی طرف ذہن منتقل ہوجائے تو ایسی حالت میں اس قول کا تسلیم کرنا فقہاء کے نزدیک تقلید نہ ہوگی کیونکہ قول کو بغیر معرفت دلیل کے نہیں لیا۔ غرض دلیل کے ذکر عدم ذکر کو تقلید کی تعریف میں کوئی دخل نہیں۔ قول خدا کے واجب التسلیم ہونے کی دلیل چونکہ قائل کا خدا ہونا ہے جس کی طرف ہر ایک کا ذہن فوراً منتقل ہوجاتا ہے۔ اس لیے شیطان اگر اس کو تسلیم کرتا تو مقلد نہ ہوتا۔ بلکہ نہ تسلیم کرنے کی صورت میں مقلد ہونا لازم آتا ہے۔ چنانچہ شیطان نہ تسلیم کرکے بحکم آیہ کریمہ :

''أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ'' (الآیہ)

ہوا کا مقلد ہوگیا۔

فتاویٰ ابن باز

جلد اول